



LGS GROUP OF COLLEGES

A PROJECT OF LAHORE GRAMMAR SCHOOL

Sheet # _____

Name: Khushbakht Rizwan Khan Class: 1st A (pre med) Roll No. _____

Subject: اردو Test No. _____ Date: _____

A	B	C	D	A	B	C	D	A	B	C	D	A	B	C	D	Marks Obtained
1				6				11				16				
2				7				12				17				
3				8				13				18				
4				9				14				19				
5				10				15				20				

اردو اسائنمنٹ برائے سال اول

سوال نمبر 1 خلاصہ

جنوری کی ایک شام کو ایک خوش پوش نوجوان (روڑ سے
 گزر رہا تھا) روڑ پر پہنچا اور چپترنگ کر اس کی طرف مڑ گشت
 کرتے ہوئے مدینے لگا۔ وہ بڑا فیش ایل دکھا کر دیکھا تھا،
 جسم پر بادامی رنگ کا اور کورٹ، سپر سٹریٹ ہیڈ، گروں کے
 گرسلاک کا سفید گلوبند لٹا ہوا، ایک ہاتھ اوپر کورٹ کی
 حیب میں دھرتے میں پھوٹی سی چھڑی تھامے اپنے آپ
 میں مگن چلتا چلا ہوا تھا۔ اس وقت سری خاصی تشدد تھی
 مگر اس نوجوان نے اس کا کوئی اثر محسوس نہیں ہو دیا تھا،
 بلکہ اس طبیعت کی پونجالی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔
 چلتے چلتے اس نے دو سال نکال کر بڑی نفاست سے اپنا چہرہ صاف
 کیا اور دھڑکیپ پی گھاس بہ کھینے والے شخص کو دیکھنے لگا
 جس بگم سے غصٹی دیر میں بچے چلے گئے۔ حال روڑ پر اس وقت
 گاڑیوں، سائیکلوں اور بیل چلنے والوں کی خاصی بھیڑ تھی۔ آنے
 جانے والوں میں یہ عمر اور ہر طبقے کے لوگ شامل تھے
 جن میں راجہ، سرکاری افسر، لیڈرفن، کار، کالجوں کے طالب علم، طالبات،
 نرسیں، انباروں کے نمائندے، دفتریوں کے باہر لڑنے والے لڑکے
 اور کورٹ پہنے ہوئے تھے۔ مگر نوجوان نے جو اوپر کورٹ پہنا ہوا
 تھا، اس کا کپڑا انا پہنا تھا اور خوب لہجہ تھا وہ کسی

صاحبِ درزی کی سلائی ہوئی تھی۔ سلوکِ فہم کو نہیں تھی نوجوان اس میں بہت مگن معلوم ہو رہا تھا یہ نوجوان سینٹ سے آیا، بچ پر بٹھ گیا اور آنے جانے والوں کو دیکھو لگا۔ آیا، جی تھی اس کے قریب آئی تھی وہ پہلے سے اس کی پڑ پر ہاتھ پھیر نہ لگا۔ یہ نوجوان پان سگریٹ پینے والے ایک بڑے سے سگریٹ لیا اور آہستہ آہستہ سگریٹ سے کش لگانے لگا۔ کھوڑی دیر یوں ستانے کے بعد وہ لڑکھلا ہوا اور ایک دفعہ پھر مال روڑی بٹھی پر پہلے کی طرح مگر کثرت کرنے لگا۔ ایک نیٹل میں آئسٹرائیج رہا تھا۔ نیٹل کے باہر بہت سے مفلحہ الحال لوگ، مسرت سے اندر دیکھ رہے تھے وہ نوجوان بھی چند لمحے رکا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ ٹورٹ کے سامنے بڑے عیسوی سر رہا تھا کہ پچھلے سے ایک اینگن سے بھی تین پھٹا لادی آئی اور اسے چلتے ہوئے نقل سے رخ دات کی تکی سے فائدہ اٹھا کر ڈالیا لادی جگہ لے گیا۔ نوجوان سڑک پر زنجی حالت میں تڑپنے لگا۔ تو جمع ہو گئے اور سڑک پر سے گزرنے والے ایک، ٹریفکا، انٹیکٹرک صدر سے نوجوان کو ایک کار میں ڈال کر صیغہ پناہ دینا دیا گیا ابھی اس میں رفق بھر جان باقی تھی۔ اسے سڑک پر ڈال کر آپریشن روم لے گئے کل کی خوش بولچہ کا باقی تھی۔ اس کی دونوں ٹائیس سی طرح چلی گئی تھیں اور خون بڑی مقدار میں بہ چکا تھا آپریشن روم میں جب اس کا لباس اتار دیا گیا تو خون ہی گھونٹا رہا، نہ سس حیراں ہوئیں کیوں کہ نوجوان گھص سے محروم تھا اور کورٹ کے نیچے روم میں جب اس کا لباس اتار دیا گیا تو نوجوان سی اور کورٹ کے نیچے آیا، کھٹا ہوا اس کے اوپر دستہ خال بنیل تھی۔ کلہا بھی انتہائی ہوائی اور گھٹسی ہوئی تھی، جسے بیلٹ کے بجائے اتار، ہوائی تکیائی سے بانڈھا گیا تھا۔ پاؤں میں ایک ٹیسی ٹرائس نہ تھیں اور اتنی ہوائی اور کھٹ تھیں کہ نوجوان کی میلی اپٹیاں رکھائی دے لے تھیں۔ نوجوان دم دم توڑ رہا تھا۔ نوجوان کی جیسوں سے تنگھا، رومال آڈھا سگریٹ، ڈائری اور اشتہار بٹا کر پھوٹے۔ افسوس کہ پیر کی پھوڑی جو حادثہ میں گم ہو گئی تھی، اس فہم میں شامل نہ تھی

سوال نمبر: 2

علامہ لکھنؤ (ڈرو طالب علموں سے درمیان
استاد کی احترام کے بارے میں مکالمہ)

منظر: (معلم اور فرقان) کالج کی کینٹین میں بیٹھے تھے۔ انبار کی ایک خبر پڑھی
کرتے ہوئے دونوں دوستوں کے درمیان احترام (اساتذہ کے موضوع)
پر گفتگو ہوتی ہے۔

معلم: السلام علیکم! کیسے ہو؟
فرقان: وعلیکم السلام! میں ٹھیک ہوں۔
معلم: یار! بھارت معاشرے میں استاذ کا احترام باقی نہیں رہا۔
فرقان: یہ بڑے دکھ کی بات ہے بلکہ یہ قومی اہمیت ہے۔
معلم: واقعی اس سے بڑا اور کیا اہم ہو سکتا ہے جو ہمیں تباہ بنا رہا ہو؟
ہیں جو اپنے اساتذہ کا احترام نہیں کرتے۔
فرقان: استاذ معمار قوم ہوتا ہے قوم اور معاشرے کی تعمیر اسی کے
ہاتھ میں ہوتی ہے۔

معلم: استاد ہمیں صرف پکھنا پڑھنا ہی نہیں سکھاتے بلکہ انہیں
کو سمجھنے کا شعور بھی پیدا کرتے ہیں ہمیں اچھے اخلاق سکھاتے اور
انہیں انسان بناتے ہیں۔

فرقان: تم نے ٹھیک کہا یہ کتابیں اور نصاب ہمیں معلومات
دیتے ہیں لیکن انہیں انسان کو انسان بناتے ہیں۔

معلم: جیتے ہیں کسی زمانے میں استاد کا ہیبت احترام کیا جاتا تھا۔ بڑے
بڑے بادشاہ اور شہزاد اپنے استادوں کے حق میں سیر رکھتے کیا کرتے تھے۔

فرقان: ہاں یاد آ رہا ہے میں تو یہی پڑھا ہے۔ اسلام میں تو استاد کا ہیبت
احترام بتایا گیا ہے اور انھیں پیغمبروں کا وارث کیا گیا ہے۔

معلم: حضرت علیؓ نے تو یہاں تک فرمایا ہے: "مجھے جس نے
ایک لفظ بھی سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنالیا۔"

فرقان: سبحان اللہ! کیا بات ہے۔

معلم: مذہب قومیں تو اب بھی اپنے اساتذہ کا ہیبت احترام کرتی ہیں۔



فرقان: وہاں چند لوگ ایسے ہیں اور ان ہی کی وجہ سے اساتذہ کا سارا طیفہ بدنام ہو رہا ہے۔

عمران: یہ لوگ اساتذہ نہیں ہے یہ وہ لوگ ہیں جو حادثاتی طور پر اس شعبے میں آئے ہیں۔ یہ طبعاً اساتذہ نہیں ہیں۔ بنالوگو اور چاہیے ہیں لیکن اساتذہ بن کر۔

فرقان: بالکل درست ایسا دارالامانک العیوب ہے۔

عمران: اسے سلسلہ میں بھارتی حکمران کو اپنا سر دار ادا کرنا چاہیے۔

فرقان: ملک کا یہ سب سے زیادہ بڑھا لکھا طیفہ ہے لیکن

انہیں سرکار اور سہولتیں حاصل نہیں۔ حکومت تو چاہیے کہ اساتذہ

کی تحفظیں اور مراعات میں خاطر نکلوانا اور سہولتیں دے تاکہ

وہ اطمینان قلب کے ساتھ اپنے فرائض ادا کر سکیں۔

عمران: اللہ ہمیں اور بھارتی معاشروں کو توفیق دے اور ہم اساتذہ کا احترام کرتے

فرقان: ۵۶ میں یاد دہشت وقف ہو گیا اب اجازت دو۔ نمٹا ادا کرنی ہے۔ اللہ حافظ۔

عمران: اچھا اللہ حافظ۔ (دفعوں دوست سلام دعا کے بعد ایکے روشنی سے جدا ہو جاتے ہیں)